# اَدَبِیَات

## دیکھ لیتا ہوں

(جناب الم مظفرنگری)

گلوں کو خونچکاں شبنم کو گریاں دیکھ لیتا ہوں
بہر عالم مذاقِ دردِ پنہاں دیکھ لیتا ہوں

دلِ بیتاب کی تصویرِ عریاں دیکھ لیتا ہوں!
پرِ پروانہ کو شعلے پہ رقصاں دیکھ لیتا ہوں

وہیں سعیٔ مسلسل میں کمی محسوس ہوتی ہے
جہاں ساحل کوئی نزدیکِ طوفاں دیکھ لیتا ہوں

غنیمت ہے ہجومِ بیکسی میں داغِ مایوسی
تماشائے چراغِ زیرِ داماں دیکھ لیتا ہوں

مجھے تکلیف کیوں دیتے ہو سیرِ بزمِ ہستی کی
تصور میں تو اک خوابِ پریشاں دیکھ لیتا ہوں

اسیری کے مزے جب یاد آتے ہیں بیاباں میں
بنا کر خاک پر تصویرِ زنداں دیکھ لیتا ہوں

جسے شیخ و برہمن ڈھونڈتے ہیں دیر و کعبہ میں
اسے بے پردہ میں نزدِ رگِ جاں دیکھ لیتا ہوں

بہاروں میں ضرورت ہی نہیں نظارۂ گل کی
خدا رکھے ہیں اپنا داغِ حرماں دیکھ لیتا ہوں

نگاہِ شوق کی معراج کہہ سکتا ہوں میں جس کو
کبھی ایسا بھی اک خوابِ پریشاں دیکھ لیتا ہوں

تصور کی حدوں سے اک خودی کی موج اٹھتی ہے
جو احیاناً کسی مشکل کو آساں دیکھ لیتا ہوں

حقیقت پھر بھی رہتی ہے مری نظروں سے پوشیدہ
اگرچہ گمرہیٔ کفر و ایماں دیکھ لیتا ہوں

مذاقِ کاتبِ اعمال آنکھوں میں کھٹکتا ہے
نگاہِ غور سے جب فردِ عصیاں دیکھ لیتا ہوں

الم وہ دور ہیں حدِ تعین سے مگر پھر بھی
میں اکثر ان کو اپنے دل میں پنہاں دیکھ لیتا ہوں